میزان

تبصرۂ کتب

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

نام کتاب: محاضرات سیرت ﷺ

تالیف: ڈاکٹر محمود احمد غازی

ناشر: الفیصل ناشران۔ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور

صفحات: ۷۶۸

قیمت: ۴۵۰

تبصرہ نگار: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی۔ کراچی

محاضرات قرآنی، محاضرات حدیث اور محاضرات فقہ کے بعد ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات سیرت کا تحفہ اردو زبان و ادب کو دیا ہے، یہ چاروں کتب ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں، قرآن نے جو ہدایات دی ہیں اور انسان کامل کی جو صفات بیان کی ہیں ان کا عملی نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور آپ کو قیامت تک مسلمان معاشرے میں ''مثالی'' اور رول ماڈل کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اصول بیان فرمائے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ابدی اصولوں کی بنا پر ایک مثالی معاشرہ قائم فرمایا، اور احادیث اسی اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں، انکار حدیث کے فتنے کی سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ مسلمان اس معاشرے کی بازیافت نہ کرسکیں۔ فقہ قرآن و حدیث کی بنا پر اسلامی قوانین کو مرتب شکل دیتی ہے، ان اسلامی قوانین کی تجسیم سیرت محمد علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ہے۔

ان معروضات سے ان کتابوں کا باہمی رشتہ سامنے آسکتا ہے۔ یہ اسی کل کے اجزا ہیں جسے ہم اسلام کہتے ہیں۔

استاد مرحوم ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے ایک بار اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ اسلام کے خلاف مستشرقین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا نوے فیصد حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ ہمارا دشمن ہم

سے زیادہ اس بات کو جانتا ہے کہ اگر سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو مسلمان اپنی تعمیر کے ہر نقشے سے محروم ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر محمد احمد غازی کے محاضرات سیرت میں علوم سیرت، منہاجِ سیرت اور علم سیرت کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ علوم سیرت میں وہ تمام مباحث اور موضوعات سمٹ آئے ہیں، جن پر ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی ڈالی ہے، اور علم سیرت وہ علم ہے جو آپ کی حیات طیبہ کا احاطہ کرتا ہے۔ سیرت اور علم سیرت کی بہترین تعریف برصغیر کے نامور عالم اور فقیہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمائی تھی۔

> آنچہ متعلق بہ وجود پیغمبر ما ﷺ وصحابہ کرام وآل عظام است، واز ابتدائے تولد آں جناب تا غایت وفات، آں را سیرت گویند۔
>
> کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی سے جو کچھ بھی متعلق ہے، آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ، اہل بیت اور آل عظام سے جو بھی چیز تعلق رکھتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے لے کر اور آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے تک، ان سب کی تفصیل کو اسلامی علوم وفنون کی صطلاح میں سیرت کہتے ہیں۔ (ص ۱۹)

محاضرات سیرت اس دائرے کے تمام مضامین کا احاطہ کرتے ہیں۔ مغربیوں نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نسب کے بارے میں ذہنوں میں شکوک پیدا کئے۔ سر ولیم میور کا نام اس سلسلے میں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور اسی کی ہرزہ سرائی نے ہمارے اہل قلم کو اس طرف متوجہ کیا۔ جس کا سلسلہ سرسید کے خطبات احمدیہ سے ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضرات سیرت تک پھیلا ہوا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مبارکہ اور اسوۂ حسنہ کی مثال ایک عظیم الشان سلسلۂ کوہ کی سی ہے، جو جہاں سے دیکھتا ہے وہیں سے اسی سلسلۂ کوہ کے مناظر کو بیان کرتا ہے۔ حضور ﷺ کے احوال و کوائف کو محدثین گرامی نے پیش کیا۔ مورخوں نے اسے تاریخ کی کسوٹی پر پرکھا۔ فقہا نے آپ کی حیات سے فقہی اصول حاصل کئے، متکلمینِ اسلام نے آپ ﷺ کی ذات کو علم کلام کی بنیاد بنایا اور ادیبوں نے افصح العرب کی ذات کے حوالے سے ادبی اصول وضع کئے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنے محاضرات میں مناہج سیرت کی توضیح وتشریح کی ہے، ان خطبات میں مختلف مقامات پر مختلف علوم کی تعریف بھی بیان کی گئی ہے۔ تعریف کا بیان کرنا ایک مشکل مرحلہ ہے اور محمود احمد غازی اس مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزرے ہیں، ان کی بیشتر تعریفیں جامع بھی ہیں اور مانع بھی۔ وہ علوم اسلام میں تداخل کے قائل تو ہیں لیکن ان علوم کے درمیان فصل قائم کرنے کا ہنر بھی خوب جانتے ہیں۔

اس کتاب کا اسلوب دل نشین اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ عالمانہ بھی ہے۔ کہیں کہیں انہوں نے ایک جملے بلکہ فقرے میں بڑی حقیقت کو گرفت میں لے لیا ہے، اور ایسے مواقع پر ان کا اسلوب مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی یاد دلاتا ہے، جو سادگی کو دل نشین بنانے کا ہنر جانتے تھے۔ ہم مثالاً صرف ایک فقرہ پیش کرتے ہیں دیکھئے اس میں کتنی بلاغت ہے۔

جو قرآن نے کہا وہ حضور نے کیا (ص ۱۹)

دل چاہتا ہے کہ آخر میں لفظ محاضرات پر چند اشارے پیش کئے جائیں۔ ڈپٹی نذیر احمد مرحوم نے جو عالمانہ تقریریں کیں انہیں لیکچر کا نام دیا، لیکچر کے لفظ سے ذہن میں جو کچھ آتا ہے وہ تقریر اور وعظ سے مختلف ہے۔ نذیر احمد جیسے عربی کے عالم نے محاضرات کا لفظ استعمال نہیں کیا، غالباً اس عہد کے سننے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے اجنبی ہوگا۔ عہد حاضر میں عربی سے تعلق نذیر احمد کے دور سے بھی کم رہ گیا ہے، مگر ڈاکٹر محمد احمد غازی نے محاضرات کے لفظ کو اختیار بھی کیا اور اسے عام بھی کر دیا۔ اس مفہوم کو جو دوسرا لفظ بڑی حد تک ادا کرتا ہے وہ خطبات ہیں، لیکن محاضرات میں عمومیت اور مختلف پہلوؤں کو سمیٹنے کا جو مفہوم ہے وہ غالباً خطبات میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید محمد یوسفؒ مرحوم کی ایک بات یاد آتی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ میں ایک کٹے پٹے پاکستان پر تو رضا مند ہو گیا لیکن تنگی بوچی اردو پر رضا مند نہیں ہو سکتا، اور اردو میں شکوہ و وسعت عربی سے بغیر نہیں آسکتی۔

نام کتاب: حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار
مؤلف: محمد فتح اللہ گلن
مترجم: پروفیسر خالد ندیم
ملنے کا پتا: کتاب سرائے۔ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور
صفحات: ۱۶۰
قیمت: ۱۰۰ روپے
تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

عسکریات سیرت پر بیسویں صدی میں خاصا وقیع کام سامنے آیا ہے۔ پہلی بار بیسویں صدی میں سیرت طیبہ کے اس پہلو پر فنی نقطۂ نظر سے کتابیں لکھی گئیں۔ آپ کے عسکری اقدامات پر غور و فکر کر کے ان